© rasailojaraid.com

سید کاشف گیلانی

بے نظیر

ستمگروں پہ ان دنوں شباب بے نظیر ہے
بہت سے نوجواں دلوں کا خواب بے نظیر ہے

یہ محتسب جو قوم کو ملے ہیں بے نظیر ہیں
ہُوا ہے قوم کا جو احتساب بے نظیر ہے

خدا کا فضل ہو گیا جو فضل حکمراں بنا
نواب کی توہات کیا نواب بے نظیر ہے

وطن کی حکمرانیاں جو عورتوں کو مل گئیں
تو دیو بند کو مِلا ثواب بے نظیر ہے

یہ قوم کہہ رہی ہے اک عذاب بے نظیر کو
اگر ہے یہ عذاب تو عذاب بے نظیر ہے

نواز نے لکھا ہے خط سنا ہے بے نظیر کو
نواز کو ملا ہے جو جواب بے نظیر ہے

نہ اِسکو فکر دین کی نہ غم اُسے عوام کا
ہوئے یہ رہ نما جو بے نقاب بے نظیر ہے

وطن کے دوستوں سے دشمنوں کی صف طویل ہے
یہ فلسفہ جناب کا، جناب بے نظیر ہے

وطن پہ ہم کو شوق ہے کہ وہ بہار دیکھ لیں
ہر ایک لب پہ کِھل اُٹھے گلاب بے نظیر ہے

پنکی

توبہ توبہ ملک میں کیسی آگ لگائی پنکی نے
کچھ عرصے میں کر ڈالی کتنی مہنگائی پنکی نے

لندن پیرس واشنگٹن، بیجنگ تہران اور جدّہ میں
قوم کی دولت اپنی تھی سو خوب لٹائی پنکی نے

پہلے جھٹکا اپنی ماں کا کیا سیاست میں اُس نے
پھر قربان کیا کرسی پر اپنا بھائی پنکی نے

جس کے ہاتھ میں ڈانڈا ہوگا بھینس اسی کی اب ہو گی
ماشاء اللہ کیسی یہ قندیل جلائی پنکی نے

پہلے کیا اس قوم میں ڈاکو کم اُس نے محسوس کئے
چھوڑ دیا ہم لوگوں پر نصرت کا جوائی پنکی نے

کیوں ناراض ہو آخر اک دن ملک سے باہر بھیجو گے
اِسی لئے تو بنگلوں کی تعمیر کرائی پنکی نے

فضل الرحمن اور نصراللہ جیسے قوم کے رہبر ہیں
کیا کیا تحفے قوم کو دے ڈالے بھر جائی پنکی نے

جانے کیوں اُس وقت مجھے یاد آئے ہیں مفتی محمود
جب ٹی وی پر ڈیڈی کی تصویر دکھائی پنکی نے

کاشف اب کشمیر کو شاید بھول ہی جانا بہتر ہے
کیوں چھیڑی ہے ''سیٹی و بیٹی'' کی شہنائی پنکی نے

© rasailojaraid.com